www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد زُبیر تیمي ☆

قدیم مصاحف قرآنیہ......ایک تجزیاتی مطالعہ

قدیم مصاحف کے مطالعے میں اہم ترین سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کسی مصحف کے قدیم ہونے کے دلائل کیا ہو سکتے ہیں؟ مختلف علماء نے کسی مصحف کے زمانہ کتابت کو معلوم کرنے کے لیے دو ذرائع کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

① عربی زبان کی کتابت میں حروف' خط' رسم اور تحریر کی خصوصیات اور ان کے ارتقاء کے متعدد مراحل کی روشنی میں کسی مصحف کے زمانے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ عربی زبان کے حروف کی کتابت کے ارتقائی مراحل جاننے کے لیے آثارِ قدیمہ ایک اہم مصدر ہیں مثلاً حجاج بن یوسف کے زمانے میں جاری کیے گئے دراہم پر موجود عربی تحریر' اس دور میں سکے جاری کرنے کی ڈائیوں کی تحریریں' بنواُمیہ کے دور کے سکوں کی تحریریں' مروان بن حکم کے بنائے گئے قبہ پر موجود عربی تحریریں' بنوامیہ کے دور میں قائم کیے گئے قبہ صخرہ کی عربی تحریریں وغیرہ۔ عربی زبان کے حروف اور رسم کے ارتقائی مطالعہ کے لیے درج ذیل مصادر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے:

* الكتابات في العصر الراشدي المسكوكات (٢٠ـ٤٠هـ)
* البرديتان المؤرختان (٢٢هـ)
* مصادر الحروف العربية على النقود الأموية المعربة وغير المعربة (٤١ـ١٣٢هـ)
* الدراهم الإسلامية الساسانية للحجاج بن يوسف الثقفي في المتحف العراقي
* كتابة قبة نسيج من الحرير للخليفة مروان بن الحكم (٦٤هـ)
* كتابة قبة الصخرة (من الفيفساء) مؤرخة (٧٢هـ)
* كتاب دراسات في تاريخ الخط العربي منذ بدايته إلى نهاية العصر الأموي' صلاح الدين المنجد
* أصل الخط العربي و تطوره حتى نهاية العصر الأموي' سهيلة ياسين' جامعة بغداد
* مصاحف صنعاء من القرن الأول الهجري والثاني و الثالث' مجموعة مقالات متنوعة' كويت
* صبح الأعشي للقلقشندی
* الفهرست لابن نديم

The Quranic Art of Calligraphy and Illumation, Martin Lings, Wester Ham Press, England.
The Abbasid Tradition Qurans of the 8th to 10th centyries, Francois Derocthe.

☆ فاضل کلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ...... ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبہ تحقیق، قرآن اکیڈمی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② کاربن ۱۴ اٹیسٹ کے ذریعے بھی کسی مصحف کے زمانہ کے بارے معلومات جمع کی جاتی ہیں۔اس طریقے کے ذریعے ان اَشیاء کے زمانہ فنا کو معلوم کیا جاتا ہے جن میں کوئلہ' لکڑی' ہڈی' درختوں کے پتے یا چمڑا وغیرہ استعمال ہوا ہو۔ چونکہ قدیم مصاحف چمڑوں پر لکھے جاتے تھے لہٰذا ان کے زمانہ کتابت کو معلوم کرنے کے لیے اس طریقے کو بھی کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ فزکس' کیمسٹری اور ٹیکنالوجی کے اِرتقاء کی پیداوار ہے لہٰذا ایک سائنسی طریقہ ہے۔ اگرچہ یہ اس قدر مستند نہیں ہے جس قدر پہلا طریقہ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کاربن ٹیسٹ کے ذریعے کسی شے کی موت کا زمانہ معلوم ہوتا ہے نہ کہ پیدائش کا۔اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ قرآن کے کسی قدیم نسخے کا ایک ورق لے کر اس ورق کے ضائع ہونے والے بعض حصے کا ضائع ہونے کا زمانہ معلوم کیا جاتا ہے لیکن وہ مصحف لکھا کب گیا' یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

ان دو ذرائع میں درج ذیل کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے:

③ چوتھی صدی ہجری سے چودہویں صدی ہجری کے مابین لکھے جانے والے مصاحف کے آخر میں بعض اوقات کاتب کا نام اور تاریخ کتابت بھی درج ہوتی ہے جس سے اس مصحف کی کتابت کے زمانے کے بارے یقینی علم حاصل ہوتا ہے۔

④ کسی مصحف کے آخر میں بعض اوقات کاتب کا نام درج ہوتا ہے۔اس کاتب کی تاریخ پیدائش و وفات سے بھی اس مصحف کے زمانے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

⑤ تاریخی اخبار و آثار سے بھی کسی مصحف کے زمانہ کے بارے ظن کی حد تک علم حاصل ہوتا ہے۔

قدیم مصاحف کا اجمالی تعارف

مسلمان محققین کی تحقیق کے مطابق اس وقت عالم اسلام اور عالم کفر کی لائبریریوں میں تقریباً ۹۶ ایسے نادر مصاحف موجود ہیں جو پہلی پانچ صدی ہجری کے دورانیے میں لکھے گئے ہیں۔ان مصاحف میں سے عراق میں ۱۸' ترکی میں ۱۶' مصر میں ۱۴' تیونس میں ۸' امریکہ میں ۸' برطانیہ میں ۸' ایران میں ۶' افغانستان میں ۵' روس میں ۴' ہندوستان میں ۴' سعودی عرب' فلسطین' مغرب اقصیٰ' پاکستان' یمن اور ویٹی کن سٹی میں سے ہر ایک میں ایک ایک نسخہ موجود ہے۔ان میں سے بعض نسخے کامل ہیں جبکہ بعض ناقص۔صنعاء' یمن سے حال ہی میں دریافت شدہ ایک صد سے زائد قدیم مصاحف ان کے علاوہ ہیں۔ذیل میں ہم ممالک کے اعتبار سے بعض قدیم نسخہ قرآنیہ کا تعارف پیش کر رہے ہیں:

ترکی میں قدیم مصاحف

① خط کوفی میں ایک مصحف توپ کاپی سرائے میوزم' استنبول میں موجود ہے جس کا نمبر '1' ہے۔اس مصحف پر لکھا ہے کہ اس مصحف کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان قراء صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی املاء پر لکھا تھا جنہوں نے اللہ کے رسول علیہ السلام سے قرآن حاصل کیا تھا۔بعض محققین کا کہنا یہ ہے کہ یہ مصحف بذاتہ قدیم تو ہے لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی مصحف نہ لکھا تھا لہٰذا اس کے کاتب کوئی اور ہیں۔

② خط کوفی میں ایک نسخہ توپ کاپی سرائے میوزم میں موجود ہے جو چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔اس کے اوراق کی تعداد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۷ ہے۔ اس کا نمبر 36E.H.29 ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی کتابت سے ہے۔

③ توپ کاپی سرائے میوزم سے ملحق لائبریری 'أمانة خزينة' میں بھی ایک نادر نسخہ موجود ہے۔ اس نسخے پر لکھا ہے کہ اسے ۵۲ھ میں عقبہ بن عامر رحمہ اللہ نے لکھا ہے۔ اس کا نمبر '40' ہے۔ اس نسخے میں کاتب کے نام اور تاریخ کتابت کا اضافہ بعد میں کسی نے کیا ہے۔ لہٰذا بعض محققین کا کہنا ہے کہ یہ نسخہ اس تاریخ سے بعد کے زمانے میں لکھا گیا ہے۔

④ 'أمانة خزينة' میں ایک نسخے کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کے کاتب جعفر بن محمد بن زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۴۸ھ) ہیں۔ اس کے اوراق کی تعداد ۱۶۲ ہے۔ نامکمل مصحف ہے۔ اس کا نمبر '39' ہے۔

⑤ آثارِ اسلامیہ میوزم' استبول میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک مصحف موجود ہے جس کا نمبر '457' ہے۔ شروع' درمیان اور آخر سے اس کے کچھ اوراق غائب ہیں۔ اس مصحف کے بارے قدیم مصاحف کے ماہر ڈاکٹر صلاح الدین المنجد کا کہنا ہے کہ میں نے جتنے بھی قدیم مصاحف کا مشاہدہ کیا ہے' یہ ان میں سے سب سے زیادہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ مصحف اپنے انداز تحریر کی روشنی میں پہلی صدی ہجری کے اواخر میں لکھا گیا ہے۔

⑥ جامعہ استنبول کی لائبریری میں ایک مصحف معروف عربی خطاط ابن بواب بغدادی (متوفی ۴۱۳ھ) کے خط سے لکھا ہوا موجود ہے۔ اس کا نمبر '449' ہے۔

⑦ مذکورہ بالا لائبریری میں خط کوفی میں ۳۶۱ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے جس کا نمبر A''6778 ہے۔

برطانیہ میں قدیم مصاحف

① برمنگھم میں چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ایک قدیم نادر نسخہ موجود ہے جس کے بارے محققین کا کہنا ہے کہ یہ دوسری صدی ہجری کا نسخہ ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۳۹ ہے۔ یہ ایک نامکمل نسخہ ہے۔ اس کا نمبر '1563' ہے۔ اسی طرح دوسری صدی ہجری کا ایک اور قدیم نسخہ چمڑے کے اوراق پر لکھا ہوا ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد ۹ ہے۔ اس کا نمبر '1572' ہے۔ یہ بھی ایک نامکمل مصحف ہے۔

② پانچویں صدی ہجری سے متعلق ایک نسخہ پرسٹن یونیورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے اوراق کی تعداد ۲۰۶ ہے۔ اس کا نمبر '1156' ہے۔

③ برطانوی میوزیم' لندن میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک نامکمل نسخہ موجود ہے جس کے اوراق کی تعداد ۱۱۲ ہے۔ ماہرین فن کے ہاں یہ اموی دور خلافت کے آخری دور کا نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ برطانوی میوزم میں یہ سب سے قدیم مخطوطہ ہے۔

④ علاوہ ازیں میوزیم میں ۴۰۲ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے جس کے کاتب کا نام سعد بن محمد بن اسعد کرخی ہے۔ ۴۲۷ھ میں لکھا ہوا ایک نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عراق میں قدیم مصاحف

دوسری صدی ہجری کا کوفی خط میں لکھا ہوا ایک نسخہ عراقی میوزم لائبریری' بغداد میں موجود ہے۔اس مصحف کے ۳۰ اوراق موجود ہیں۔ ایک نامکمل مصحف ہے۔اسی طرح تیسری صدی ہجری کا ایک اور نامکمل مصحف بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔

روضہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ' کربلا میں ایک قدیم مصحف موجود ہے۔یہ چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔امام سجاد رحمہ اللہ (متوفی ۱۱۸ھ) کی طرف منسوب ہے۔'الحضرة العباسية' میں دوسری اور تیسری صدی ہجری کے کئی ایک قدیم مصاحف موجود ہیں۔

تیونس میں قدیم مصاحف

① دار الكتب الوطنية' تیونس میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم نسخہ موجود ہے جو ۲۹۵ھ میں لکھا گیا۔یہ نسخہ خط کوفی میں ہے۔

② اس لائبریری میں معز بن بادیس صنہاجی (متوفی ۴۹۴ھ) کا نسخہ بھی موجود ہے جو خط کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ان کے علاوہ بھی اس لائبریری میں کئی ایک قدیم مصاحف موجود ہیں۔

③ نیلے رنگ کے چمڑے پر خط کوفی میں ایک نسخہ 'قیروان' میں موجود ہے۔یہ تیسری صدی ہجری کا مصحف ہے۔

آئرلینڈ میں قدیم مصاحف

'تشستر بیتی' لائبریری ڈبلن میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔اس کے ۱۹ اوراق موجود ہیں۔اسی طرح اس لائبریری میں خط نسخ میں ۲۸۶ صفحات پر مشتمل ایک قدیم نسخہ بھی موجود ہے جس کے کاتب ابن بواب بغدادی (متوفی ۳۹۱ھ) ہیں۔اس کا نمبر 'K.16' ہے۔اسی طرح ۴۲۶ھ میں لکھا ہوا ایک قدیم نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔

ہندوستان میں قدیم مصاحف

① رضا لائبریری' رامپور میں نفیس وعمدہ کتابت میں ایک نسخہ موجود ہے۔یہ ۳۴۳ صفحات پر مشتمل ہے۔چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔اس کی کتابت حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

② قدیم خط نسخ میں لکھا ہوا ایک نفیس نسخہ بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔اس کی کتابت امام جعفر الصادق رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔اس کے صفحات کی تعداد ۱۴۷ ہے۔

③ ایک بہت ہی نادر نسخہ بھی اس لائبریری میں موجود ہے۔اس کے کاتب معروف بغدادی خطاط محمد بن علی بن حسن بن مقلہ رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۰ھ) ہیں۔یہ نسخہ ۲۱۵ اوراق پر مشتمل ہے۔

مراکش کے قدیم مصاحف

خط کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا پانچویں صدی ہجری کا ایک مصحف قصر شاہی' رباط میں موجود ہے۔اس کا نمبر '3594'ز ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمن کے قدیم مصاحف

امام یحییٰ لائبریری میں ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کے آخر میں لکھا ہے کہ اس کے کاتب حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ علاوہ اَزیں صنعاء کے وہ مصاحف بھی ہیں جو حال ہی میں دریافت ہوئے ہیں۔ ہم آگے چل کر ان پر مستقل عنوان کے تحت کلام کریں گے۔

تاشقند کے قدیم مصاحف

خط کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم مصحف 'الإدارة الدينية الإسلامية' لائبریری میں موجود ہے۔ اس کے بارے معروف ہے کہ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۳۵ھ) کا وہ مصحف ہے جس کی تلاوت کے دوران ان کو شہید کیا گیا تھا۔ اس مصحف پر خون کے دھبوں کے نشانات بھی ہیں۔ اس کے صفحات کی تعداد ۳۵۳ ہے۔ نقطوں سے خالی ہے۔ اس کے بارے ڈاکٹر المنجد کا کہنا یہ ہے کہ یہ دوسری یا تیسری صدی ہجری کا مصحف ہے۔

ایران کے قدیم مصاحف

① فخر الدین نصیری لائبریری' تہران میں ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کے کاتب محمد بن الحسین بن علی (متوفی ۳۰۱ھ) ہیں۔ یہ ایک نامکمل مصحف ہے اور خط کوفی میں ہے۔

② دار الکتب الرضویہ (مکتبہ استان قدس) مشہد میں ۴۱ اوراق پر مشتمل ایک قدیم نسخہ موجود ہے جس کی کتابت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ دوسری صدی ہجری کا مصحف معلوم ہوتا ہے۔ اس کا نمبر '14' ہے۔

③ اسی لائبریری میں '12' نمبر نسخے کی کتابت بھی حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف ۴۱ھ میں منسوب ہے جبکہ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ دوسری صدی ہجری کے اواخر یا تیسری صدی ہجری کی ابتداء کا مصحف معلوم ہوتا ہے۔

④ چمڑے پر لکھا ہوا تیسری صدی ہجری کا ایک مصحف بھی یہاں موجود ہے۔ علاوہ ازیں '15' نمبر نسخے کی کتابت حضرت علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے جبکہ ڈاکٹر المنجد کے بقول یہ تیسری صدی ہجری کا مخطوطہ ہے۔

⑤ روضہ حیدریہ میں خط کوفی میں چمڑے پر لکھے ہوئے کئی ایک نامکمل مصاحف موجود ہیں جن کی کتابت کی نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کی جاتی ہے۔ ۱۲۴ اوراق پر مشتمل ایک نامکمل نسخے کی کتابت کی نسبت حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی طرف بھی کی گئی ہے۔

⑥ خط کوفی میں لکھا ہوا ایک نسخہ بھی یہاں موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔

⑦ ۳۰۱ھ میں لکھا گیا نسخہ بھی موجود ہے جس کے کاتب کا نام محمد بن الحسینی المجاھدی ہے۔ علاوہ ازیں ۴۱۹ھ میں خط کوفی میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی موجود ہے جس کے کاتب علی بن محمد محدث ہیں۔

مصر میں قدیم مصاحف

① جامع ازہر میں 'رواق المغاربة' لائبریری میں ہرن کے چمڑے پر لکھا ہوا ایک قدیم مصحف موجود ہے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔۳۱ھ کے مابین لکھا گیا ہے۔اس کے صفحات کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔

④ دو قدیم مصاحف مکتبہ ازہریہ' قاہرہ میں موجود ہیں۔ پہلا سورۃ انفال سے سورۃ رعد تک ہے جبکہ دوسرا سورۃ مؤمنین سے سورۃ سبا تک ہے۔ دوسرے نسخے کے آخر میں کتابت سے فراغت کی تاریخ ۱۸ ذوالقعدۃ ۴۶۵ھ لکھی ہوئی ہے۔ یہ نامکمل مصاحف ہیں۔

③ ایک بہت ہی قدیم نسخہ دار الکتب المصریة میں موجود ہے۔ ہرن کے چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ اس میں نہ نقاط ہیں نہ اعراب' نہ سورتوں کے نام ہیں اور نہ ہی آیات کی تعداد جیسا کہ پہلی صدی ہجری کے رسم کا معاملہ رہا ہے۔ اس کے کاتب ابوسعید حسن بصری رحمہ اللہ متوفی ۷۷ھ ہیں۔ اس لائبریری میں کئی ایک اور بھی قدیم مصاحف موجود ہیں۔

④ شہل حسینی میں ایک بہت ہی قدیم نسخہ موجود ہے جس کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کی جاتی ہے۔ بعض محققین کے نزدیک یہ نسخہ پہلی یا دوسری صدی ہجری کا ہے۔

فلسطین کے قدیم مصاحف

مسجد اقصیٰ کی لائبریری میں ایک قدیم نسخہ خط کوفی میں موجود ہے جس کے کاتب محمد بن الحسن بن علی بن اَبی طالب رحمہ اللہ ہیں۔ علاوہ ازیں چمڑے پر رمضان ۱۹۸ھ میں لکھا ہوا ایک مصحف بھی یہاں موجود ہے۔

افغانستان کے قدیم مصاحف

① کابل میوزیم میں ایک نسخہ موجود ہے جو چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔ یہ تیسری صدی ہجری کا ایک نامکمل مصحف ہے جو ۱۸۷ اوراق پر مشتمل ہے۔ اسی طرح کا ایک اور ۳۲ صفحات پر مشتمل ایک نامکمل نسخہ بھی یہاں موجود ہے۔ یہ بھی تیسری صدی ہجری کا ہے۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک نامکمل قدیم مصاحف یہاں موجود ہیں۔

② ہرات میوزیم لائبریری میں خط کوفی و نسخ میں لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جس کے کاتب محمد بن علی ابن مقلہ معروف بغدادی خطاط (متوفی ۹۴۰ھ) ہیں۔ یہ نسخہ ۳۴۷ اوراق پر مشتمل ہے۔

پاکستان میں قدیم مصاحف

نیشنل میوزم' کراچی میں ایک نادر نسخہ موجود ہے جس کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کی طرف کی جاتی ہے۔ یہ مخطوطہ ہرن کے چمڑے پر خط کوفی میں لکھا ہوا ہے۔

امریکہ میں قدیم مصاحف

① ہارورڈ یونیورسٹی کے میوزم میں خط کوفی میں لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو تیسری صدی ہجری کا ہے۔ علاوہ ازیں چوتھی صدی ہجری میں چمڑے پر لکھے ہوئے کئی ایک نسخے بھی یہاں موجود ہیں۔

② بیئر بونٹ مورگان لائبریری' نیویارک میں تیسری صدی کا ایک نامکمل نسخہ موجود ہے۔ یہ خط کوفی میں چمڑے پر لکھا ہوا ہے اور اس کے ۱۱۱ صفحات موجود ہیں۔ اس کا نمبر 'M657' ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعودی عرب میں قدیم مصاحف

مکتبہ عارف حکمت' مدینہ منورہ میں شتر مرغ کے چمڑے پر لکھا ہوا ایک نسخہ موجود ہے جو ۴۸۸ھ میں لکھا گیا ہے۔اب یہ نسخہ شاہ عبدالعزیز لائبریری میں منتقل ہو گیا ہے۔

فرانس میں قدیم مصاحف

نیشنل لائبریری' پیرس میں خط کوفی میں چمڑے پر لکھے ہوئے آٹھویں اور نویں صدی ہجری کے متعدد مصاحف موجود ہیں۔ یہ مصاحف '5179, 5178, 5124, 5123, 5122, 5103' نمبروں کے تحت موجود ہیں۔اس کے علاوہ بھی یہاں کئی ایک مصاحف موجود ہیں۔

شاہ عبدالعزیز لائبریری کے قدیم مصاحف

شاہ عبدالعزیز لائبریری کی بنیاد ۱۳۹۳ھ(۱۹۷۳ء) میں شاہ فیصل بن عبدالعزیز آل سعود نے رکھی اور اس کا افتتاح ۱۴۰۳ھ(۱۹۸۲ء) میں شاہ فہد بن عبد العزیز نے کیا۔ یہ لائبریری مدینہ منورہ میں شارع ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا پر واقع ہے۔یہ لائبریری بحث و تحقیق' اسلامی کتب اور مخطوطات کے ذخائر کے اعتبار سے دنیا کی چند ایک لائبریریوں میں شمار ہوتی ہے۔اس لائبریری میں ۱۴ہزار مخطوطے (manuscripts) موجود ہیں۔علاوہ ازیں مخطوطات کی فوٹو کاپیاں اور مائیکروفلمز اس کے علاوہ ہیں۔اس لائبریری کا ایک ہال دنیا کی نادر کتابوں پر مشتمل ہے اوراس میں تقریباً ۲۵ ہزار کتب ہیں۔

اس لائبریری میں 'مكتبة المصحف الشريف' کے نام سے ایک ذیلی لائبریری موجود ہے جس میں قرآن کے ۱۸۷۸ نادر مخطوطے موجود ہیں۔ ان میں ۱۸۴ ایسے ہیں جو قرآن کی تدوین کے تاریخی مراحل کی کڑیوں کو ایک تسلسل کے ساتھ بیان کرتے نظر آتے ہیں۔یہ مصاحف پانچویں صدی ہجری سے لے کر چودہویں صدی ہجری تک پھیلے ہوئے ہیں۔سب سے زیادہ مصاحف ۱۱ویں صدی ہجری کے ہیں۔ان کی تعداد تقریباً ۷۰ ہے۔

اس لائبریری میں سب سے قدیم مصحف ۴۸۸ھ کا ہے جو ہرن کے چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔اس کے کاتب علی بن محمد بطلیوسی ہیں۔اس کے بعد ۵۴۹ھ میں ابوسعد محمد اسمٰعیل بن محمد کے ہاتھ سے لکھا ہوا مصحف بھی موجود ہے۔جدید ترین مصحف ۱۴۰۵ھ کا ہے جو محمد صدیق فضل اللہ افغانی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔اس لائبریری میں غلام محی الدین کے ہاتھ سے ۱۲۰۴ھ میں لکھا ہوا ایک بہت بڑا مصحف بھی موجود ہے جس کا وزن ۱۵۴ کلو گرام ہے۔ اس کا سائز '80*142.5 cm' ہے۔

مصاحف عثمانیہ

مصحف عثمانی کس سن میں لکھا گیا تھا؟ اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔راجح قول کے مطابق اس کی تکمیل ۳۰ ہجری میں ہوئی تھی۔اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصاحف کتنے تھے؟اس بارے بھی علماء کا اختلاف ہے۔امام دانی رحمہ اللہ اور امام زرکشی رحمہ اللہ کے قول کے مطابق ان کی تعداد چار تھی جن میں سے ایک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں تھا جبکہ بقیہ تین کوفہ' بصرہ اور دمشق میں بھیجے گئے تھے۔ابن ابی داؤد رحمہ اللہ اپنی کتاب میں ان کی تعداد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارے بعض قراء وعلماء سے دو روایات لائے ہیں۔ایک روایت کے مطابق ان کی تعداد چار تھی جبکہ دوسری روایت کے مطابق سات تھی جو مکہ' شام' یمن' بحرین' بصرۃ' کوفہ اور مدینہ کے لیے تھے۔تاریخ یعقوبی میں ان کی تعداد ۹ بھی بیان ہوئی ہے جبکہ ابن جزری رحمہ اللہ نے ان کی تعداد آٹھ بیان کی ہے۔جمہور علماء کے قول کے مطابق ان مصاحف کی تعداد ۶ تھی۔جو مصحف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس روکا تھا اسے 'مصحف امام' کا نام دیا گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے تاریخی روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب بلوائیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کرلیا تو وہ اپنے گھر میں محصور ہوکر رہ گئے۔جس دن اور جس وقت ان کی شہادت واقع ہوئی ہے' اس وقت وہ قرآن کی تلاوت فرما رہے تھے اور ان کے خون کے قطرے ان کے سامنے موجود مصحف میں سورہ بقرۃ کی آیت ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾ [البقرة: ۱۳۷] پر گرے۔اس وقت سے 'مصحف امام' کے بارے کئی ایک اختلافات امت مسلمہ کی تاریخ میں چلے آ رہے ہیں۔اس وقت بھی تقریباً پانچ مصاحف کے بارے یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ وہ 'مصحف امام' ہے اور ان میں سے ہر ایک پر خون کے قطرے بھی موجود ہیں۔

پہلا مصحف جس کے بارے یہ گمان ہے کہ وہ 'مصحف امام ہے' مصحف مصر ہے۔اس پر خون کے قطرات کے نشانات بھی موجود ہیں۔معروف مصری مؤرخ ابو العباس مقریزی (متوفی ۸۴۵ھ) نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ یہ مصحف ۵ محرم ۳۷۸ھ کو عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے خزانے سے جامع عمرو بن العاص میں منتقل کیا گیا۔بعد ازاں یہ مصحف 'مدرسہ قاضی فاضل' میں پڑا رہا۔اس کے بعد یہ اس قبے میں منتقل کر دیا گیا جو سلطان غوری نے تعمیر کیا تھا جہاں یہ ۱۲۷۵ھ تک رہا۔اور بالآخر مختلف مراحل سے گزرتا ہوا ۱۳۰۴ھ میں دیوان اوقاف' مصر میں پہنچ گیا۔اب یہ مصحف مسجد حسینی' مصر میں موجود ہے۔بعض محققین کا کہنا یہ ہے کہ اس مصحف کا مصحف امام ثابت ہونا ایک مشکل امر ہے۔ہاں! اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہ ان مصاحف میں سے ایک ہو جنہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مختلف علاقوں کی طرف بھیجا تھا۔لیکن اس امکان کا بھی یوں رد کیا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصر کی طرف کوئی مصحف بھیجا ہی نہیں تھا۔اس لیے بعض محققین نے یہ رائے اختیار کی ہے کہ یہ ان مصاحف میں سے ہو سکتا ہے جو مصاحف عثمانیہ میں سے کسی مصحف کی نقل تھے۔

مصحف بصرہ دوسرا مصحف ہے جس کے بارے مصحف امام ہونے کا گمان کیا جاتا ہے۔ابن بطوطہ نے اپنے سفر نامہ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے مسجد امیر المؤمنین' بصرہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وہ مصحف دیکھا ہے جس پر ان کے خون کے دھبوں کے نشانات موجود تھے۔اس مصحف کی حفاظت پر سلاطین کی طرف سے 'بنو زیان' مقرر تھے۔ابو الحسن علی مرینی نے ۷۳۸ھ میں بنو زیان سے یہ مصحف واپس لے لیا تھا۔اس کے بارے بھی محققین کی تحقیق ہے کہ جو مصحف ابن بطوطہ نے بصرہ میں دیکھا ہے وہ مصحف امام نہیں تھا بلکہ ان مصاحف میں سے ایک تھا جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کی طرف بھیجا تھا۔

مصحف تاشقند کے بارے بھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ یہ مصحف امام ہے۔یہ مصحف تاشقند میں 'مكتبة الإدارة الدينية' میں محفوظ ہے۔اس کے اوراق کی تعداد ۳۵۳ ہے اور یہ مصحف نقاط واعراب وغیرہ سے خالی ہے۔یہ مصحف تاشقند کیسے پہنچا؟ اس کے بارے دو آراء پائی جاتی ہیں۔ایک رائے کے مطابق مصر کے مملوک بادشاہ بیبرس نے یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصحف قبیلة ذهبیة کے سردار برکت خان کو ہدیہ دیا تھا اور یہ ۶۲۱ھ میں سمرقند پہنچا۔ برکت خان کے بارے معروف ہے کہ وہ پہلا منگول سردار ہے جس نے اسلام قبول کیا تھا۔ دوسری رائے کے مطابق یہ وہی مصحف ہے جسے ابن بطوطہ نے بصرہ میں دیکھا تھا اور تیمور لنگ اسے (۷۷۱۔۸۰۷ھ) سمرقند لے آیا تھا۔ اس رائے کے قائلین کا یہ بھی کہنا ہے کہ مصحف امام اور سمرقند کے مصحف کے رسم میں مشابہت بہت زیادہ ہے لہٰذا اس کے مصحف امام ہونے کے امکانات قوی ہیں۔

پہلی رائے پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ مصر کی طرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی مصحف بھیجا ہی نہیں تھا تو مصر سے سمرقند یہ کیسے آ گیا؟ مصر کے مصحف کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ عبد العزیز بن مروان رحمہ اللہ (متوفی بعد ۸۰ھ) نے مصر کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سرکاری نسخے کے مطابق پہلی مرتبہ ایک نقل تیار کروائی تھی جو مصحف مصر کے نام سے معروف ہوئی۔ دوسری رائے پر یہ اعتراض سامنے آیا ہے کہ سمرقند کے مخطوطے کے رسم الخط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ دوسری یا تیسری صدی ہجری کے مصاحف میں سے ایک مصحف ہے لہٰذا اس کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف درست نہیں ہے۔ اس مصحف کی سطریں اس قدر سیدھی ہیں کہ محسوس ہوتا ہے کسی پیمانے کی مدد سے اس کی سطریں قائم کی گئی ہیں۔ تاشقند کا مصحف شیخ زاید بن سلطان آل نہیان کی سرپرستی میں مطبعہ المنار، دمشق سے شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں ہم اس مطبوع مصحف کا ایک صفحہ نقل کر رہے ہیں:

مصحف حمص کے بارے بھی یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ مصحف امام ہے۔ شیخ اسماعیل بن عبد الجواد الکیالی نے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمص کے قلعے کی مسجد میں مصحف عثمانی دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے بقول اس مصحف میں انہوں نے خون کے آثار بھی دیکھے ہیں۔ یہ مصحف خط کوفی میں ہے۔ رسم وخط کے ماہرین کی رائے ہے کہ مصحف حمص پہلی صدی ہجری کے بعد لکھا گیا ہے۔

مصحف استنبول پانچواں مصحف ہے جس کے بارے مصحف امام ہونے کے بارے گمان کیا جاتا ہے۔ اس مصحف کے اوراق پر خون کے دھبوں کے نشانات آج تک واضح طور پر موجود ہیں۔ بعض ماہرین کا کہنا یہ ہے کہ یہ سرخ نقاط خون کے قطروں کے نشانات نہیں ہیں۔

مصاحف صنعاء

۱۹۷۲ء میں مسجد جامع کبیر' صنعاء' یمن میں بالائی منزل کی ایک دیوار کی مرمت کے دوران مزدوروں کو قرآن اور عربی کتب کے بہت سے قدیم نسخے ملے۔ اس وقت انہوں نے ان نسخوں کی اہمیت نہ جانی اور انہیں ۲۰ کے قریب ٹماٹر کی بوریوں میں بند کر کے مسجد کے ایک منارے کی سیڑھیوں کے پاس رکھ دیا۔

کافی عرصے بعد یمن میں محکمہ آثار قدیمہ کے صدر جناب قاضی اسماعیل اکوع نے ان پارچہ جات کی اہمیت محسوس کی اوران کے معائنے کے لیے مغربی جرمنی سے عربی حروف کی پہچان کے ماہر جرمن مستشرق ڈاکٹر پیون (Dr. Gerd Puin) کو بلوایا۔ ڈاکٹر پیون نے ۱۹۸۳ء سے لے کر ۱۹۹۶ء تک ۴۰ ہزار صفحات میں سے ۱۵ ہزار صفحات پر کام کیا جن میں سے ۱۲ ہزار صفحات قدیم مصاحف کے تھے۔ ڈاکٹر پیون کے بقول کاربن ٹیسٹ کے نتیجے میں یہ معلوم ہوا کہ ان مصاحف میں پہلی اور دوسری صدی ہجری کے نسخے بھی شامل ہیں۔ بہر حال اس کام کے دوران قدیم مصاحف کے تقریباً ۱۵ ہزار صفحات کو صاف' مرتب اور منظم کیا گیا جو اس وقت جامع کبیر کے سامنے قائم شدہ 'دار المخطوطات' میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر حمدون غسان کے بقول اب تک تقریباً ۱۰۰ سے زائد مصاحف مرتب کیے جا چکے ہیں۔

ڈاکٹر پیون نے علم تاریخ قراءات' قرآنی رسم الخط میں اختلافات کے علم اور علوم قرآنیہ سے جہالت کی بنیاد پر اپنی اس تحقیق سے منفی نتائج برآمد کرنے کی کوشش کی کہ جس میں اس کو کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ ڈاکٹر پیون نے اپنے موضوع تحقیق سے تجاوز کرتے ہوئے انتہائی سطحی انداز میں قرآن کی 'عربی مبین' کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "My idea is that the Koran is a kind of cocktail of texts that were not all understood even at the time of Muhammad. Many of them may even be a hundred years older than Islam itself. Even within the Islamic traditions there is a huge body of contradictory information, including a significant Christian substrate; one can derive a whole Islamic anti-history from them if one wants. The Qur'an claims for itself that it is 'mubeen,' or clear, but if you look at it, you will notice that every fifth sentence or so simply doesn't make sense. Many Muslims will tell you otherwise, of course, but the fact is that a fifth of the Qur'anic text is just incomprehensible. This is what has caused the traditional anxiety regarding translation. If the Qur'an is not comprehensible, if it can't even be understood in Arabic, then it's not translatable into any language. That is why Muslims are afraid. Since

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

the Qur'an claims repeatedly to be clear but is not-there is an obvious and serious contradiction. Something else must be going on."

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے رسالہ اصول تفسیر میں اس بات کو اچھی طرح واضح کیا ہے کہ قرآن میں تفسیر کا اختلاف' اختلاف تنوع ہے نہ کہ اختلاف تضاد لہٰذا ظاہر' نص' مفسر' محکم' خفی' مشکل' مجمل' متشابہ' عبارت نص' دلالت نص' اقتضائے نص' دلالت اولی اور مفہوم مخالف جیسی اصولی ابحاث کے تناظر میں اگر قرآن کی تفسیر کے ممکنہ متنوع پہلو سامنے آتے ہیں تو اس میں تو قرآن کا ایجاز ہے نہ کہ نقص کلام۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے زمانے میں قرآن میں اختلاف تضاد نہ ہونے کے برابر ہے۔ تضاد کا اختلاف مابعد کے ادوار میں نمایاں ہوا ہے جب باطنیہ' روافض' صوفیاء' خوارج' معتزلہ اور دوسرے کلامی فرقوں نے اپنے مذہبی اور سیاسی نظریات کی تائید کے لیے قرآنی آیات کو تختہ مشق بنایا۔

مصاحف صنعاء اور معاصر مصاحف کا تقابلی مطالعہ

جرمن مستشرقین کے منفی پروپیگنڈا کے نتیجے میں بعض علماء نے مصاحف صنعاء کے بارے صحیح معلومات عوام الناس اور علمی حلقوں تک پہنچانے کے لیے تحقیق کا فریضہ سرانجام دیا۔ ڈاکٹر غسان حمدون نے 'وزارة الثقافة والسياحة الهيئة العامة للآثار والمخطوطات والمتاحف' الجمهورية اليمنية' سے اجازت لے کر ان قدیم مصاحف کا مطالعہ کیا اور ان کے بعض صفحات کا معاصر مصاحف کے ساتھ تقابل بھی پیش کیا ہے۔

پہلی صدی ہجری اور معاصر مصحف کا تقابلی جائزہ

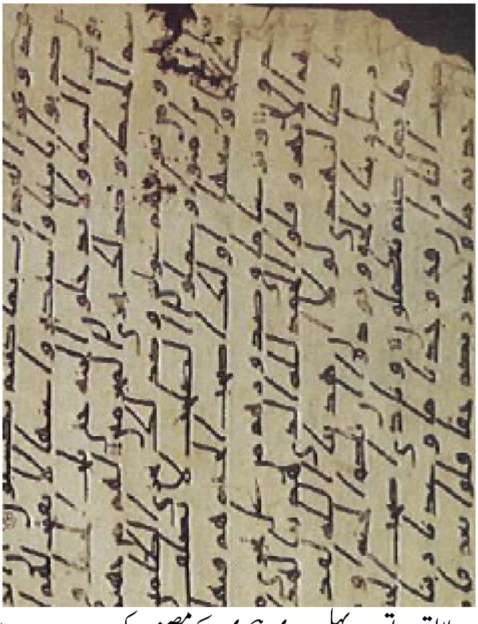

ڈاکٹر پیون کی تحقیق کے مطابق یہ تصویر پہلی صدی ہجری کے مصحف کی ہے۔ یہ سورۃ اعراف کی آیات ۳۷ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان سے ۴۴ کے درمیان تک پر مشتمل ہے۔نویں لائن میں ۱۰ آیات کے ختم ہونے کی علامت بھی ہے۔ اس مخطوطے اور معاصر مطبوع مصحف میں سوائے ایک کلمہ کے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ 'کل ما' کا کلمہ مخطوطے میں منفصل ہے جبکہ مطبوع مصحف میں یہ ایک ہی حرف کی صورت میں 'کلما' موجود ہے۔ اس سے نفس کلام پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ رسم الخط کے اس قسم کے اختلافات تو علمائے رسم الخط یعنی ابن ابی داؤدؒ ابوداؤد سلیمان بن نجاح اور امام دانی رحمہم اللہ میں بھی مل جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ مجمع ملک فہد کے مصحف مدینہ میں بھی بعض کلمات کے رسم الخط میں اختلاف کی صورت میں علماء نے ترجیح کے اصول قائم کیے ہوئے ہیں۔ مصحف مدینہ کے آخر میں ہے:

"وأخذ هجاؤه ممّا رواه علماء الرسم عن المصاحف التي بعث بها الخليفة الراشد عثمان ابن عفان رضى الله عنه إلى البصرة والكوفة والشام ومكة، والمصحف الذي جعله لأهل المدينة، والمصحف الذي اختص به نفسه، وعن المصاحف المنتسخة منها . وقد روي في ذلك ما نقله الشيخان أبوعمرو الداني وأبوداؤد سليمان بن نجاح مع ترجيح الثاني عند الاختلاف ."

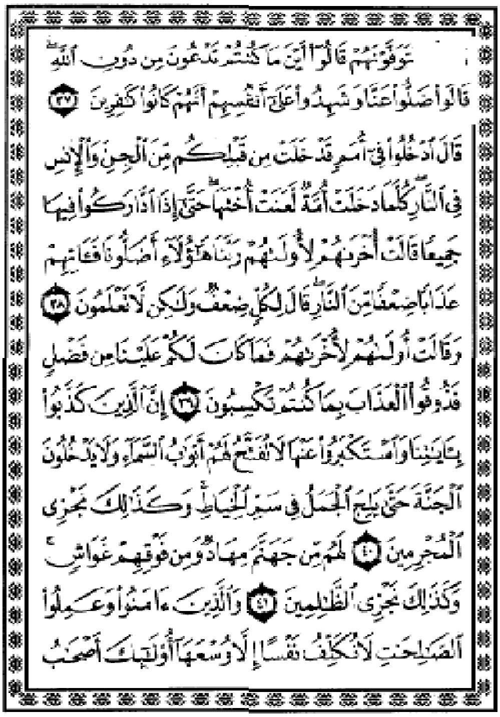
تَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوٓا۟ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ
قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا وَشَهِدُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ كَٰفِرِينَ ﴿٣٧﴾
قَالَ ٱدْخُلُوا۟ فِىٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ
فِى ٱلنَّارِ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰٓ إِذَا ٱدَّارَكُوا۟ فِيهَا
جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَىٰهُمْ لِأُولَىٰهُمْ رَبَّنَا هَٰٓؤُلَآءِ أَضَلُّونَا فَـَٔاتِهِمْ
عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ ٱلنَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ﴿٣٨﴾
وَقَالَتْ أُولَىٰهُمْ لِأُخْرَىٰهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ
فَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟
بِـَٔايَٰتِنَا وَٱسْتَكْبَرُوا۟ عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَٰبُ ٱلسَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ
ٱلْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ ٱلْجَمَلُ فِى سَمِّ ٱلْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى
ٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٤٠﴾ لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٤١﴾ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟
ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَآ أُو۟لَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

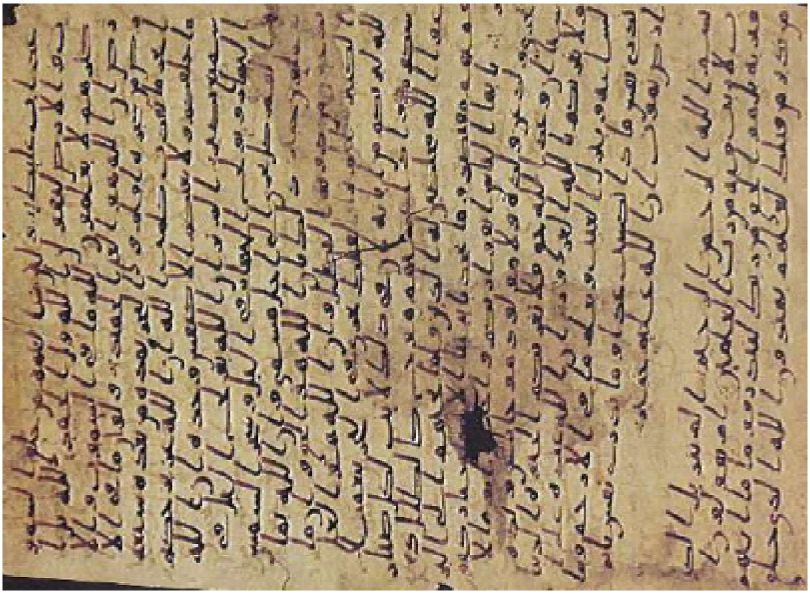

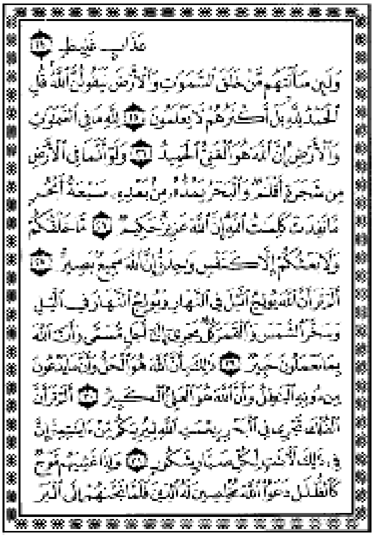

عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٢٤﴾
وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ
مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٧﴾ مَّا خَلْقُكُمْ
وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ﴿٢٨﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٢٩﴾ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ
مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ﴿٣٠﴾ أَلَمْ تَرَ أَنَّ
الْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللَّهِ لِيُرِيَكُم مِّنْ آيَاتِهِ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ﴿٣١﴾ وَإِذَا غَشِيَهُم مَّوْجٌ
كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ

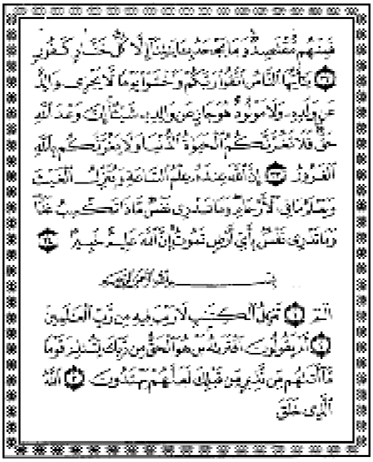

فَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ
﴿٣٢﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ
عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللَّهِ
الْغَرُورُ ﴿٣٣﴾ إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿٣٤﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الم ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ
﴿٢﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا
مَّا أَتَاهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ﴿٣﴾ اللَّهُ
الَّذِي خَلَقَ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

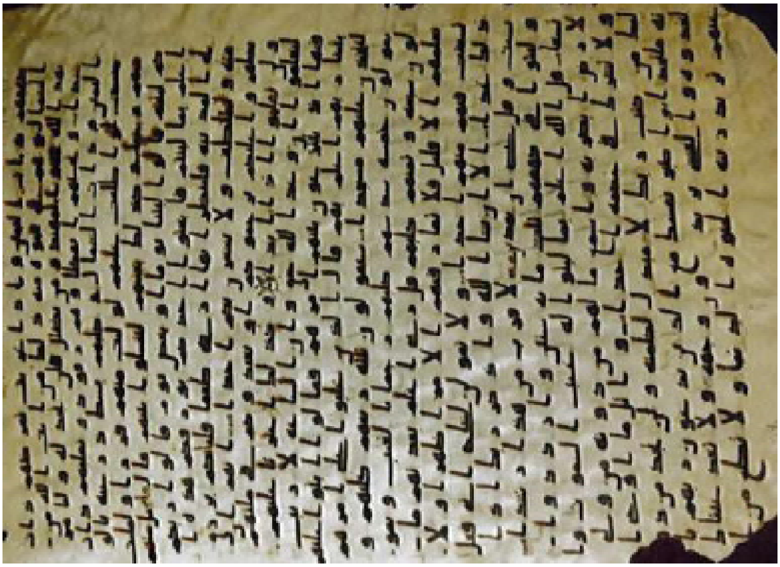

كهفهم ذات
اليمين وإذا غربت تقرضهم ذات الشمال وهم في فجوة
منه ذلك من ءايت الله من يهد الله فهو المهتد ومن
يضلل فلن تجد له وليا مرشدا ﴿١٧﴾ وتحسبهم أيقاظا
وهم رقود ونقلبهم ذات اليمين وذات الشمال وكلبهم
بسط ذراعيه بالوصيد لو اطلعت عليهم لوليت منهم
فرارا ولملئت منهم رعبا ﴿١٨﴾ وكذلك بعثنهم
ليتساءلوا بينهم قال قائل منهم كم لبثتم قالوا لبثنا
يوما أو بعض يوم قالوا ربكم أعلم بما لبثتم فابعثوا
أحدكم بورقكم هذه إلى المدينة فلينظر أيها أزكى
طعاما فليأتكم برزق منه وليتلطف ولا يشعرن
بكم أحدا ﴿١٩﴾ إنهم إن يظهروا عليكم يرجموكم
أو يعيدوكم في ملتهم ولن تفلحوا إذا أبدا ﴿٢٠﴾

وكذلك أعثرنا عليهم ليعلموا أن وعد الله حق وأن
الساعة لا ريب فيها إذ يتنزعون بينهم أمرهم فقالوا
ابنوا عليهم بنينا ربهم أعلم بهم قال الذين غلبوا على
أمرهم لنتخذن عليهم مسجدا ﴿٢١﴾ سيقولون ثلثة
رابعهم كلبهم ويقولون خمسة سادسهم كلبهم رجما
بالغيب ويقولون سبعة وثامنهم كلبهم قل ربي أعلم
بعدتهم ما يعلمهم إلا قليل فلا تمار فيهم إلا مراء ظاهرا
ولا تستفت فيهم منهم أحدا ﴿٢٢﴾ ولا تقولن لشاىء
إني فاعل ذلك غدا ﴿٢٣﴾ إلا أن يشاء الله واذكر ربك
إذا نسيت وقل عسى أن يهدين ربي لأقرب من هذا رشدا
﴿٢٤﴾ ولبثوا في كهفهم ثلث مائة سنين وازدادوا تسعا
﴿٢٥﴾ قل الله أعلم بما لبثوا له غيب السموت والأرض
أبصر به وأسمع ما لهم من دونه من ولي ولا يشرك
في حكمه أحدا ﴿٢٦﴾ واتل ما أوحي إليك من كتاب
ربك لا مبدل لكلمته ولن تجد من دونه ملتحدا ﴿٢٧﴾

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستشرقین قراءات متواترہ یا رسم الخط کے مذکورہ بالا معمولی اختلافات کو بنیاد بناتے ہوئے قرآن کے مابین اختلافات کونمایاں کرتے ہیں اور اپنے تئیں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن میں ہر دور میں اختلاف رہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ عامی مسلمانوں کا قرآن کے بارے عقیدہ یہی ہے کہ انہوں نے روایت حفص میں بطور قرآن جو کچھ پڑھ لیا ہے' اس میں کسی زیر' زبر' پیش یا حرف کا اضافہ بھی جائز یا ممکن نہیں ہے۔ ٹوبی لیسٹر Toby Lester لکھتا ہے:

> "Some of the parchment pages in the Yemeni hoard seemed to date back to the seventh and eighth centuries A.D., or Islam's first two centuries-they were fragments, in other words, of perhaps the oldest Korans in existence. What's more, some of these fragments revealed small but intriguing aberrations from the standard Koranic text. Such aberrations, though not surprising to textual historians, are troublingly at odds with the orthodox Muslim belief that the Koran as it has reached us today is quite simply the perfect, timeless, and unchanging Word of God."

یہ عقیدہ مسلمان اہل علم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مسلمان عوام بھی اپنے عقیدے میں اہل علم ہی کے تابع ہیں۔ آج اگر کسی بریلوی' دیوبندی یا اہل حدیث عامی کو قرآن کی کسی ایسی قراءت کے بارے معلوم ہوتا ہے جس سے وہ پہلے واقف نہیں تھا تو اس کی حقیقت جاننے کے لیے وہ اپنے مسلک کے اہل علم ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اہل علم کے اطمینان دلانے پر اسے اطمینان حاصل بھی ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کے بارے اصل عقیدہ اہل علم کا ہے اور جمیع اہل علم اور فقہی مکاتب فکر حنفیہ' مالکیہ' شافعیہ' حنابلہ' اہل الحدیث اور اہل الظاہر وغیرہ قرآن کی متواتر قراءات کے اختلافات کے قائل ہیں۔ اسی طرح رسم الخط کے ماہر علماء رسم الخط کے اختلافات اور ان کی باریکیوں سے بھی واقف ہیں۔ پس مستشرقین جب قرآن میں اس قسم کے اختلافات ثابت کرتے ہیں تو ماہرین فن کا عمومی رویہ یہی ہوتا ہے کہ ابھی بچے ہیں' اس فن کی باریکیوں سے واقف نہیں ہیں' جلد ہی سمجھ جائیں گے۔ جبکہ مستشرقین اپنے اس منفی پروپیگنڈے سے عوام الناس کے عقیدے کو متزلزل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کہ رسم عثمانی' قراءات' آیات کی تعداد' علم الضبط کے اختلافات کو آسان فہم انداز میں دنیاوی طور پر پڑھے لکھے عوامی حلقوں میں جدید اسلوب بیان میں عام کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اس قسم کے اختلافات کے سامنے آنے پر لوگ ان کو قبول کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوں۔ دوسری اہم ضرورت اس امر کی ہے کہ حروف' خط' رسم الخط اور تحریر کے متعلقہ علوم میں ماہرین فن پیدا کیے جائیں تاکہ امت مسلمہ کو قرآنی مخطوطات کی تحقیق و تدوین اور تہذیب و تنقیح کے لیے ایسے غیر مسلم مستشرقین کی خدمات کی ضرورت محسوس نہ پڑے جو اپنی تحقیق کو اسلام دشمنی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

مختلف صدیوں کے قدیم مصاحف کی تصاویر

اگلے صفحات میں ہم مختلف صدیوں میں لکھے گئے مصاحف میں سے چند ایک کی تصاویر پیش کر رہے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

fragments, in other words, of perhaps the oldest Korans in existence. What's more, some of these fragments revealed small but intriguing aberrations from the standard Koranic text. Such aberrations, though not surprising to textual

historians, are troublingly at odds with the orthodox Muslim belief that the Koran as it has reached us today is quite simply the perfect, timeless, and unchanging Word of God."

یہ عقیدہ مسلمان اہل علم میں سے کسی کا بھی نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ مسلمان عوام بھی اپنے عقیدے میں اہل علم ہی

کے تابع ہیں۔ آج اگر کسی بریلوی، دیوبندی یا اہل حدیث عامی کو قرآن کی کسی ایسی قراءت کے بارے معلوم ہوتا ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے وہ پہلے واقف نہیں تھا تو اس کی حقیقت جاننے کے لیے وہ اپنے مسلک کے اہل علم ہی کی طرف رجوع کرتا ہے اور اہل علم کے اطمینان دلانے پر اسے اطمینان حاصل بھی ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کے بارے اصل عقیدہ اہل علم

کا ہے اور جمیع اہل علم اور فقہی مکاتب فکر حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، اہل الحدیث اور اہل الظاہر وغیرہ قرآن کی متواتر قراء ات کے اختلافات کے قائل ہیں۔ اسی طرح رسم الخط کے ماہر علماء رسم الخط کے اختلافات اور ان کی باریکیوں سے بھی واقف ہیں۔ پس مستشرقین جب قرآن میں اس قسم کے اختلافات ثابت کرتے ہیں تو ماہرین فن کا عمومی رویہ

یہی ہوتا ہے کہ ابھی بچے ہیں،
اس فن کی باریکیوں سے
واقف نہیں ہیں، جلد ہی سمجھ
جائیں گے۔ جبکہ مستشرقین
اپنے اس منفی پروپیگنڈے
سے عوام الناس کے عقیدے
کو متزلزل کرنا چاہتے
ہیں۔ یہ وقت کی ایک اہم
ضرورت ہے کہ رسم عثمانی،
قراء ات ، آیات کی
تعداد، علم الضبط کے
اختلافات کو آسان فہم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں دنیاوی طور پر پڑھے لکھے عوامی حلقوں میں جدید اسلوب بیان میں عام کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ اس قسم کے اختلافات کے سامنے آنے پر لوگ ان کو قبول کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوں۔ دوسری اہم ضرورت اس امر

کی ہے کہ حروف، خط، رسم الخط اور تحریر کے متعلقہ علوم میں ماہرین فن پیدا کیے جائیں تاکہ امت مسلمہ کو قرآنی مخطوطات کی تحقیق و تدوین اور تہذیب و تنقیح کے لیے ایسے غیر مسلم مستشرقین کی خدمات کی ضرورت محسوس نہ پڑے جو اپنی تحقیق

کو اسلام دشمنی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہویں صدی ہجری کا مصحف

مصادر و مراجع

یہ مضمون درج ذیل مصادر و مراجع سے اخذ و استفادہ پر مبنی ہے:

۱۔ المخطوطات القرآنية في صنعاء من القرن الأول والثاني الهجريين' ڈاکٹر غسان حمدون .

۲۔ المصاحف المخطوطة في القرن الحادى عشر الهجري بمكتبة المصحف الشريف في مكتبة الملك عبد العزيز' دكتور عبد الرحمن بن سليمان المزيني' المكتبة الشاملة .

3- Aqdam ul Makhtootat Al-arbia fi Maktabat el Aalam, Unknown, Retrieved 10 December, 2010, from - "http://www.alyaseer.net/vb/showthread.php?t=5199"

4- Azwa Ala Mushaf e Usman Wa Rehlata ho Sharqan wa Garban, Dr. Sahr Al-sayyad Abdul Aziz Salim, Retrieved 10 December, 2010, from "http://elislam.8k.com/Tagweed/ketab7/T7.HTM"

5- Sana'a manuscripts, Unknown, Retrieved 30 December, 2010, from "http://en.wikipedia.org/wiki/Sana%27a_manuscripts"

6- Retrieved 30 December, 2010, from http://makhtoot.com/vb/t428.html

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ